

اعضائے تکلم اور اردو کا صوتی نظام: چند معروضات

Abstract:

Speech Organs and Urdu Sound System

Sounds are of two types: vowels and consonants. Although the Urdu language inherited sounds and writing symbols from Arabic and Persian, Urdu phonetics is different from that of Persian and Arabic. This research paper explains the functions of speech organs and facilitates Urdu pronunciation through application of the schematic diagram of consonants and vowels. This paper is the outcome of comprehensive interdisciplinary studies that the researcher carried out to cater to pronunciation problems in the Urdu language.

Keywords: Speech Organs, Urdu sound system, Urdu vowels, Urdu consonants.

اعضائے تکلم (speech organs)

اردو میں اعضائے تکلم کے لیے اعضائے صوت اور اعضائے نطق کی اصطلاحات بھی مروج ہیں۔ اعضائے تکلم کے نام پر آوازوں کے نام رکھے گئے ہیں۔ درست تلفظ کے لیے ادانگی کے ساتھ مخرج کا علم ہونا لازمی ہے۔ مخرج عربی لفظ ہے اور اس کے لغوی معنی ہیں ”نکلنے کی جگہ“۔ ہر آواز کے منہ سے نکلنے کا ایک مقام مقرر ہے، جسے مخرج کہتے ہیں۔ مخرج دراصل اُس عضوِ تکلم کا نام ہے جس سے آواز نکلتی ہے۔ مثلاً زبان، حلق، دانت، تالو، کوآ، مسوڑھے، ہونٹ وغیرہ۔ اعضائے تکلم کی مشق اور صحیح استعمال سے درست تلفظ اور معیاری ادانگی ممکن ہے۔ اس کے لیے اعضائے صوت (vocal organs) کے دائرہ عمل سے

واقفیت بہت اہمیت کی حامل ہے۔ قرائت و تجوید کے فن میں بھی یہ مطالعہ بہت مفید ہے۔

متعدد ماہرین زبان نے اعضاء صوت کی تفصیل سمجھانے کی کوشش کی ہے۔ اردو لسانیات سے متعلق کتب مثلاً آواز شناسی (۱۹۹۳ء)، عام لسانیات (۱۹۸۵ء)، اردو کا صوتی نظام (۱۹۹۷ء)، اردو لسانیات (۱۹۹۰ء) اور لسانی تناظر (۱۹۹۷ء) وغیرہ میں اعضاء تکلم کی وضاحت کی گئی ہے۔ ڈینیئل جونز (Danial Jones ۱۸۸۱ء-۱۹۶۷ء) نے اپنی تصنیف *The pronunciation of English* (۱۹۱۳ء) میں اعضاء تکلم کو چودہ حصوں میں تقسیم کیا ہے:

- ۱۔ ہونٹ یا لب (lips)، ۲۔ دانت (teeth)، ۳۔ سوڑھے (teeth ridge)، ۴۔ سخت تالو (hard palate)، ۵۔ نرم تالو (soft palate)، ۶۔ لہات/کوا (uvula)، ۷۔ زبان کا پھل (blade of tongue)، ۸۔ زبان کا اگلہ حصہ (front of tongue)، ۹۔ زبان کا پچھلا حصہ/زبان کی جڑ (back of tongue)، ۱۰۔ کنٹھ/حلقوم (pharynx)، ۱۱۔ حلق پوش (epiglottis)، ۱۲۔ صوتی تانت/صوتی لب (vocal cards)، ۱۳۔ زبان کی نوک (tip of tongue)، ۱۴۔ ناک کا خلا (nasal cavity) ۱۔

اعضاء صوت کو شکل کے ذریعے یوں ظاہر کیا جاسکتا ہے:

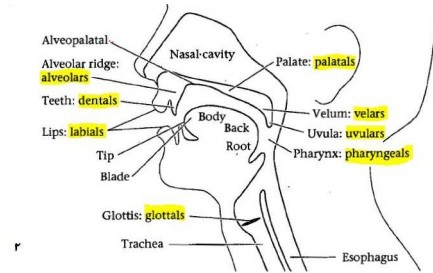


Figure 2.3 The vocal tract

صوتی اعضا کا مختصر تعارف درج ذیل ہے:

حنجرہ/نزرہ (larynx)

ہوا پھیپھڑوں سے سانس کی نالی کے ذریعے سب سے پہلے حنجرہ/نزرہ (Larynx) میں پہنچتی ہے، جو ایک تکیوں نما صوت گھر (Voice Box) ہے۔ اسی صوتی بکس میں آواز جنم لیتی ہے۔ جب ہمارے پھیپھڑوں سے ہوا نکلتی ہے تو اس صوت گھر میں ایک طرح کا ارتعاش پیدا ہوتا ہے، جس سے بنیادی آواز پیدا ہوتی ہے۔

صوتی تار/صوتی لب (vocal cords / vocal lips)

حنجرہ (larynx) میں دو صوتی تار (تانت) یا صوتی لب ہوتے ہیں۔ یہ بہت اہم صوتی عضو (vocal organ) ہے۔ یہ حلق کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک دو جھلی نما حرکت کرنے والے تار یا پردے ہیں، جو سانس نکالتے وقت کھلتے اور بند ہوتے ہیں۔ یہ عمل بہت تیزی سے ہوتا ہے۔ یہ شکل میں دو چھوٹے چھوٹے ہونٹوں سے مشابہ ہوتے ہیں، اس لیے انھیں صوتی لب بھی کہتے ہیں۔ صوتی تاروں کے نزدیک آنے پر جو ارتعاش اور لرزش پیدا ہوتی ہے، اسے آواز (voice) کہتے ہیں۔ جب یہ صوتی تار ایک دوسرے کے قریب آتے ہیں تو سانس کی راہ میں رکاوٹ ہوتی ہے اور سانس انھیں دھکیل کر نکلتی ہے تو یہ بہت تیزی سے پھر پھڑانے لگتے ہیں۔ ارتعاش کی اس کیفیت میں جو آواز پیدا ہوتی ہے، اس کو مسموع (voiced) کہتے ہیں مثلاً ب ج د گ غ وغیرہ۔ بعض اصوات کی ادائیگی کے دوران یہ تار اپنی جگہ پر متحرک رہتے ہوئے ایک دوسرے سے دور رہتے ہیں اور پوری طرح کھل کر سانس کو آزادی کے ساتھ گزرنے دیتے ہیں اور کوئی ارتعاش پیدا نہیں ہوتا۔ اس کیفیت میں پیدا ہونے والی آوازوں کو غیر مسموع (voiceless) کہتے ہیں مثلاً پ ت ج ک ف وغیرہ۔ عربی میں ان آوازوں کے لیے مجبورہ اور مہوسہ کی اصطلاحیں مروج ہیں۔ مسموع آوازوں میں زنانے دار کیفیت کو گلے پر ہاتھ رکھ کر یا کانوں میں انگلیاں دے کر محسوس کیا جاسکتا ہے۔ مصوتوں کی ادائیگی کے وقت صوتی تار ضرورتاً تھراتے ہیں یعنی مصوتے ہمیشہ مسموع ہوتے ہیں جب کہ مصمتے کے لیے یہ ضروری نہیں۔ یہ مسموع اور غیر مسموع دونوں قسم کے ہوتے ہیں۔

بولنے کے دوران ایک خاص سرگوشی اور کھسر پھسر بھی ہے۔ اُس وقت یہ صوتی پردے اس طرح مل جاتے ہیں کہ ہوا کے نکاس کا معمولی سا راستہ ہی باقی رہ جاتا ہے۔ اگر صوتی تاروں کا تین چوتھائی حصہ ملا ہوا ہو اور تقریباً ایک چوتھائی حصہ کھلا ہو تو ایسی صورت میں جو آواز پیدا ہوگی اُسے ہم سرگوشی (whisper) کہہ سکتے ہیں۔ ایسی صورت میں ہوا تنگ گزر گاہ ہی میں سے گزرتی ہے لیکن برائے نام سا ارتعاش ہوتا ہے۔

حلق (glottis)

صوتی تاروں کے درمیان سوراخ ہوتا ہے، جسے حلق کہتے ہیں۔ ہوا حلق میں ہی سے گزرتی ہے۔ جب صوتی تانت ہوا کو روک کر پھر جاری کریں تو حلقی آواز پیدا ہوتی ہے۔ حلقی آوازیں چند زبانوں میں ہی ملتی ہیں۔ عربی کا ہمزہ اور ہ اس کی مثالیں ہیں۔ ایسی آوازیں اُس وقت پیدا ہوتی ہیں، جب صوتی تاروں کو ملا کر یکا یک جدا کر دیا جاتا ہے۔ یہاں حلق (glottis) اور حلق پوش (epiglottis) میں خلطِ مبحث کا خطرہ رہتا ہے۔ حلقوم کے نچلے حصے میں کری دار ساخت کا ایک عضو ہے، جسے حلق

پوش (epiglottis) کہتے ہیں جو سانس کی نالی کی حفاظت کرتا ہے۔ جب ہم کچھ کھاتے پیتے ہیں تو یہ ڈھکنا فوری طور پر سانس کی نالی کے اوپر آجاتا ہے، جس کی وجہ سے کھانا پانی سانس کی نالی میں نہیں جاتا۔

حلقوم (pharynx)

حلق سے خارج ہونے والی ہوا اوپر کی طرف حلقوم میں سے گزرتی ہوئی ناک اور منہ کے راستے باہر نکلتی ہے۔ حلقوم گنبد نما ایک نالی دار راستہ ہے، جو سانس کی نالی اور غذا کی نالی کے ملنے کی جگہ کے اوپر واقع ہے۔ حلقوم کے اوپر والے حصے سے ایک راستہ ناک کے جوف کی طرف اور دوسرا منہ کے جوف کی طرف جاتا ہے۔ حلقوم کی طرف جب زبان ہٹ کر اسے چھوتی ہے تو حلقومی آوازیں پیدا ہوتی ہیں۔ عربی آوازوں ع، ح کا مخرج حلقوم ہے۔ حلقوم کے ذریعے آواز میں گونج پیدا ہوتی ہے اور شعوری کوشش یا مشق سے مزید بھی پیدا کی جاسکتی ہے۔

انفی جوف (nasal cavity)

ایک ہڈی دار راستہ ہے جس میں لعابی جھلی لگی ہوتی ہے جو غیر متحرک ہے۔ ناک کا کام صرف گونج اور نغسگی پیدا کرنا ہے۔ غنہ آوازیں اس کے ذریعے ادا ہوتی ہیں۔ اسی لیے ہم دیکھتے ہیں کہ زکام زدہ لوگ ن اور م کی ادانگی بہتر طور پر نہیں کر سکتے۔ قواعد تجوید میں خیشوم (nasal cavity) ایک باقاعدہ مخرج ہے، جس سے غنہ نکلتا ہے۔ خیشوم سے ہو کر آواز نغسوں کے ذریعے خارج ہوتی ہے۔ انفی جوف (nazal cavity) تک رسائی کو (لہات) کے ذریعے ہوتی ہے۔ ناک کے کھولنے اور بند کرنے کا عمل کو انجام دیتا ہے۔ جب کوٹا اوپر کو اٹھ جائے تو ناک کا راستہ بند ہو جاتا ہے۔ اس کے ساتھ نرم تالو (غشہ) بھی اوپر اٹھتا ہے۔ جس سے ہوا ناک سے خارج ہونے کے بجائے صرف منہ سے خارج ہوتی ہے۔ غنائی آوازوں کی ادانگی کے دوران کوٹا نیچے آجاتا ہے۔ اس کے ساتھ نرم تالو بھی نیچے آجاتا ہے۔ جس سے ناک کا راستہ کھل جاتا ہے اور ہوا ناک اور منہ دونوں راستوں سے ہو کر گزرتی ہے۔ جس سے غنائی صوتیے تشکیل پاتے ہیں۔ جب آواز ناک اور منہ دونوں سے ہو کر گزرے تو ایسی آوازوں کو انفی یا غنہ آوازیں (nasal sounds) کہتے ہیں۔

کوٹا/لہات (uvula)

کوٹا یا لہات منہ کی چھت سے نرم گوشت کی مانند لٹکتا ہوا ایک عضو ہے۔ منہ کھولنے پر ہم اسے آئینے کے ذریعے دیکھ سکتے ہیں۔ کوٹا کا ایک فعل غنہ آوازوں کے ضمن میں بیان ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ زبان اس کے ساتھ مل کر لہاتی آوازیں پیدا کرتی ہے۔

تالو (palate)

تالو منہ کا چھت بناتا ہے اور منہ کے جوف کو ناک کے جوف سے الگ کرتا ہے۔ اس کا اگلا حصہ سخت اور پچھلا نرم ہوتا ہے۔ سخت حصے کو تالو اور نرم حصے کو غشہ کہتے ہیں۔ پچھلا حصہ اُس مقام پہ ختم ہوتا ہے جس کو لہات کہتے ہیں۔ اس کے پیچھے حلقوم کی پچھلی دیوار نظر آتی ہے۔ نرم تالو حرکت کر سکتا ہے اور اوپر اٹھایا جاسکتا ہے۔ حتیٰ کے حلقوم کی پچھلی دیوار کے ساتھ مل کر یہ ناک کے جوف میں ہوا کے جانے کو بند کر دیتا ہے۔ جب ہم منہ بند کر کے ناک کے ذریعہ سانس لے رہے ہوتے ہیں تو غشہ معمول کی حالت میں ہوتا ہے۔

زبان (the tongue)

اپنی حرکت کے تنوع کے لحاظ سے زبان اعضائے تکلم میں سے سب سے اہم عضو ہے۔ صوتی عمل کے اعتبار سے اس کی کئی حصوں میں تقسیم کی جاتی ہے۔ مثلاً نوک، اگلا، درمیانہ اور پچھلا حصہ۔ سکون کی حالت میں زبان کی نوک اور پھل اوپری مسوڑھے کے نچلے کنارے کے نیچے، سامنے کا حصہ سخت تالو کے نیچے اور پچھلا حصہ نرم تالوں کے نیچے ہوتا ہے۔ زبان کی نوک اور اگلا حصہ خاص طور پر موبائل حصے ہیں۔ یہ تمام ہونٹوں، دانتوں، مسوڑھوں اور سخت تالو کو چھو سکتے ہیں۔ زبان کا مصمتوں اور مصوتوں کی ادائیگی میں بہت اہم کردار ہے۔ جس کی تفصیل آگے آئے گی۔

ہونٹ (lips)

ہونٹ چار انداز میں صوتی عمل سرانجام دیتے ہیں۔ باہم مل کر، نچلے ہونٹ کے اوپر والے دانتوں کے ربط میں آکر، دائرے کی شکل میں گول ہو کر اور پھیل کر۔ ہونٹوں کی حالت کی بنا پر آوازوں کے مختلف نام رکھے گئے ہیں، جیسے دولبی، لب دندان، مدور اور غیر مدور۔

مسوڑھا/لشہ (alveolus)

صوتی عمل میں اوپر کے مسوڑھے بھی حصہ لیتے ہیں اور لثوی آوازوں کے اخراج کا باعث بنتے ہیں۔

دانت (teeth)

آوازیں پیدا کرنے میں دانت بالخصوص اوپر کے دانتوں کا اہم کردار ہے۔ صوتی عمل کے دوران ان کی مختلف حالتوں کے اعتبار سے دندان، لب دندان، آوازیں پیدا ہوتی ہیں۔

اردو کا صوتی نظام (urdu sound system)

صوتیہ (phoneme) کسی زبان کی بنیادی اکائی ہے۔ صوتیہ ایک تخلفی یا امتیازی آواز ہے، جس کی تفہیم اقلی جوڑوں (minimal pairs) کے ذریعے ممکن ہے مثلاً جوڑ توڑ میں ج اور ت الگ الگ صوتیہ ہیں۔ صوتیہ کی دو قسمیں ہیں: مصوتے (حرکت و عل) اور مصمتے (حروف صحیح)۔ انگریزی میں انہیں بالترتیب vowels اور consonants کہتے ہیں۔ حروف صحیح (consonants) مجرد اصوات کی نمائندگی کرتے ہیں اور حروف علت (vowels) ان اصوات کا رخ متعین کرتے ہیں۔ بعض دیگر زبانوں کی طرح عربی و فارسی اور اردو میں حروف علت کے علاوہ کچھ اور علامات بھی ہیں، جو اصوات کا رخ متعین کرنے کے لیے مستعمل ہیں۔ ایسی علامات کو اعراب کہتے ہیں۔ اردو میں بنیادی مصوتوں کو ظاہر کرنے کے لیے چار حروف ا، و، ی، ے اور تین اعراب زبر، زیر، پیش ہیں۔ حروف علت کو طویل مصوتے (long vowels) اور اعراب کو مختصر مصوتے (short vowels) کہتے ہیں۔ اردو کے دس اساسی مصوتے انہی حروف و اعراب کی تالیف و ترکیب سے وجود پاتے ہیں۔

حرف و صوت کا رشتہ بہت گہرا ہے۔ انہیں ایک دوسرے سے جدا نہیں کیا جاسکتا۔ اردو قواعد اور عربی قواعد کی عام اصطلاحات حروف علت اور حروف صحیح ہیں۔ عربی و فارسی اور اردو کے فلسفہ قواعد و صوتیات میں حرف زبان کی بنیادی اکائی ہے جبکہ جدید لسانیات کے نزدیک زبان کی اصل تقریر ہے نہ کہ تحریر۔ اس لیے اس کے نزدیک حرف کی بجائے صوتیہ زبان کی بنیادی اکائی ہے۔ اصل میں یہ زبان کے دولباس ہیں۔ صوت کا تعلق تقریر یا بولنے سے ہے اور حرف کا تعلق تحریر سے ہے یعنی صوت بولنے کی اور حرف لکھنے کی اکائی ہے۔

کسی بھی زبان میں مستعمل با معنی آوازوں (صوتیوں phonemes) کو دو بڑے حصوں میں تقسیم کرتے ہیں:

۱۔ مصوتے (vowels) ۲۔ مصمتے (consonants)

مصوتی آوازیں (vowels) وہ ہیں جن کی ادانگی میں پھیپھڑوں سے آنے والی ہوا بغیر کسی رکاوٹ کے خارج ہوتی ہے۔ یعنی ان کو ادا کرنے کے لیے منہ کے اندرونی حصے کو نسبتاً کھلا رکھنا پڑتا ہے (اگر زبان منہ اور حلق کے کسی حصے کو چھوتی بھی ہے تو برائے نام ہی چھوتی ہے) مثلاً ا، آ، ای، او وغیرہ۔

زبان میں مصوتوں کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ ان کے بغیر زبان کی کسی آواز کی ادانگی ممکن نہیں۔ ان کی آواز کو جتنا چاہے کھینچا جاسکتا ہے۔ یہ حروف الفاظ سازی کا بنیادی جزو ہیں۔ ان کے بغیر صوت رکن (syllable) نہیں بن سکتا۔ عموماً کلموں میں جتنے مصوتے ہیں، صوت رکن کی تعداد اتنی ہی ہوتی ہے۔ اگرچہ ماہرین کے نزدیک اردو کے کل مصوتوں کی تعداد زیادہ

اور مختلف فیہ ہے مگر ابواللیث صدیقی (۱۹۱۶ء-۱۹۹۳ء)، گیان چند (۱۹۲۳ء-۲۰۰۷ء)، مسعود حسین خاں (۱۹۱۹ء-۲۰۱۰ء) گوپی چند نارنگ (پ: ۱۹۳۱ء) اور شوکت سبزواری (۱۹۰۸ء-۱۹۷۳ء) سمیت متعدد ماہرین لسانیات کے مطابق اُردو کے اساسی مصوتے دس ہیں، جو درج ذیل ہیں:

آوانہ □	نام	مثالیں
اَ	زبر	اَب ، جَب ، تَک
اِ	زیر	اِس ، جَس ، تِل
اُ	پیش	اُس ، بُت ، سُن
آ	الف/الف مد	رات، شام ، آرام
او	واؤ لین/واؤ ماقبل مفتوح	غُور، مَوْت، کُوض، پُودا، قُوم
او	واؤ مجہول	شور ، زور ، بول، بوجھ، سوچ
اُو	واؤ معروف/واؤ ماقبل مضموم	نُور ، دُودھ، نُحُون، صُورج، پُھول
اے	یائے لین/یا ماقبل مفتوح	پیر ، سیر ، بیل، ایسا، پٹھ
اے	یائے مجہول	شیر ، دیر ، تیل، سیب، پیٹ
ای	یائے معروف/یا ماقبل مکسور	تین ، تیر ، عید، گیت، کیل

املاکمیٹی، ترقی اُردو بورڈ، ہند نے حاشیے میں یوں وضاحت کی ہے:

اُردو میں مصوتے کل دس ہیں۔ ان میں تین تین کے تین سیٹ ہیں:

تین	آوازیں	واؤ	کی
تین	آوازیں	یائے	کی
تین	آوازیں	زیر، زبر، پیش	کی، اور
دسویں	آواز	الف	کی

الف جب لفظ (یا صوتی رکن) کے شروع میں پوری آواز دیتا ہے، تو مد لگایا جاتا ہے۔ لفظ کے بیچ یا آخر میں الف ہمیشہ پوری آواز دیتا ہے۔

چھوٹے مصوتوں زیر زبر پیش اور طویل مصوتوں یائے (معروف) الف واء (معروف) میں بالترتیب خفی اور طویل کی نسبت ہے۔ ان چھ خفی اور طویل آوازوں کے علاوہ واء اور یائے میں ایک ایک آواز مجہول، اور ایک ایک آواز زبر سے مل کر بنتی ہے (ماقبل مفتوح)۔ یوں یہ کل دس آوازیں ہوں گی۔ (ماقبل مفتوح آوازوں کو واء لین

بنتی ہے (ماقبل مفتوح)۔ یوں یہ کل دس آوازیں ہوئیں۔ (ماقبل مفتوح آوازوں کو دوائیلین اور یائے لین بھی کہتے ہیں)۔
 اوپر مصوتوں کی دس آوازوں کے لیے جو اعراب پیش کیے گئے، وہ آج تک کی پیش کردہ تجاویز میں سب سے مختصر اور سہل ہیں۔ معروف اور لین آوازوں کو نشان زد کرنے کے بعد مجہول آوازوں کے لیے الگ سے اعراب کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ جب دوسری آوازوں سے فرق واضح ہو گیا تو پکی ہوئی تیسری آواز مجہول ہی ہوگی۔ گویا مجہول آواز کو صفر علامت کے تصور سے ممیز کیا جاسکتا ہے۔ یہ اصول اعراب کی کفایت پر مبنی ہیں اور اب تک کے پیش کیے گئے اصولوں میں سب سے زیادہ سہل اور سائنٹفک (scientific) ہیں^۱۔

بقول شوکت سبزواری (۱۹۰۸ء-۱۹۷۳ء):

محققین اہل علم اُردو کے دس مصوتوں سے واقف تھے، یا یوں کہیے کہ دس بنیادی مصوتے ان کے نزدیک لسانی اہمیت رکھتے تھے، اس لیے انھوں نے ان کے نام رکھ لیے، جو دراصل نام ہیں ان علامات کے جو ان مصوتوں پر دلالت کرتی ہیں۔ ان میں سے تین تاریخی اعتبار سے اصلی ہیں اور وہ یہ ہیں:
 فتح یا زیر (ا) کسرہ یا زیر (ب) ضمہ یا پیش (ج) بقیہ سات جو درج ذیل ہیں، فروغی ہیں:
 الف (ا)، یائے معروف (ب)، واو معروف (ج)، یائے مجہول (د)، واو مجہول (ه)، یائے لین (و)، واو لین (ز)

ان سات میں سے پہلے تین اصلی مصوتوں کے کھینچنے سے وجود میں آئے۔ الف فتح کے اشباع کا نتیجہ ہے یائے، معروف کسرے کے اشباع کا اور واو معروف ضمے کے اشباع کا۔۔۔۔۔ یہ تین مصوتے ایک نوع کے مصوتوں کی ترکیب و تالیف سے حاصل ہوئے تھے۔ بقیہ چار، دو مختلف النوع مصوتوں کی تالیف کا نتیجہ ہیں۔ یائے مجہول، فتح اور کسرے کی ترکیب سے وجود میں آئی (ا+ب=ج) اور یائے لین (ا+د=ه) اور کسرے کی ترکیب سے (ا+ب=ج) اسی طرح واو مجہول کی ساخت فتح اور ضمے کے ملاپ کی منت کش ہے (ا+د=ه) اور واو لین کی ساخت (ا+ج=د) اور ضمے کے ملاپ کی (ا+ب=ج) ہے^۲

ان اساسی مصوتوں میں حرکات (زیر، زیر، پیش) مختصر مصوتے (Short Vowels) اور بقیہ سات طویل مصوتے (Long Vowels) ہیں۔ اُردو میں مصوتی آوازیں دو قسم کی علامات کے سہارے ظاہر کی جاتی ہیں۔ مختصر مصوتوں کی آوازیں (۱) ا، ب، ج، د، ہ، و، ی، یاء (Diacritical Marks) کے ذریعے ظاہر اور طویل مصوتوں کی آوازیں ا، ب، ج، د، ہ، و، ی اور یاء کے چار حروف کی مدد سے لکھی جاتی ہیں۔

اگرچہ دس معروف بنیادی مصوتوں کا ذکر ہو چکا ہے لیکن اُردو تلفظ کی ضرورت کے پیش نظر تین ذیلی مصوتوں کا ذکر

بھی ضروری ہے۔ جب کسی لفظ میں دوسرا حرف ساکن حائے حلق، ہائے ہوز ملفوظ، عین مہملہ یا ہمزہ ہو تو اردو بول چال میں بوجہ ثقل اعراب اسے کھلے زہر، کھلے زیر اور کھلے پیش سے نہیں پڑھتے بلکہ فتح، معروف، کسرہ معروف اور ضمہ معروف کی بجائے فتح، مجہول، کسرہ مجہول اور ضمہ مجہول سے ادا کرتے ہیں۔ مثلاً:

۱۔ رحمت، اہلیت، احمد، محبوب، احسن، احوال، اہل، بحث، تہذیب، فہم، محسوس۔ □

۲۔ اہتمام، احترام، اعلان، رحلت، نعمت۔

۳۔ محسن، مہلک، شہرت، معتبر، عہدہ۔

مصوتوں کی درجہ بندی تین امور پر مبنی ہے:

۱۔ زبان کا حصہ (Part of the Tongue) یعنی زبان کا کون سا حصہ اوپر اٹھتا ہے۔

۲۔ زبان کی اونچائی (height of the tongue) یعنی زبان کتنی اونچی ہے۔

۳۔ ہونٹوں کی حالت (position of lips) یعنی ہونٹ پھیلے رہتے ہیں یا گول ہوتے ہیں۔

زبان کے حصوں کی بنیاد پر مصوتوں کو اگلے، درمیانے اور پیچھے میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ جب زبان مختلف درجوں میں

اٹھتی یا بلند ہوتی ہے تو اس اعتبار سے مصوتوں کو بالائی (high)، نچلے بالائی (lower high)، وسطی (mean mid)، نچلے وسطی (lower mid) اور نچلے (lower) میں درجہ بندی کی جاتی ہے۔ مصوتوں کی ادائیگی کے دوران اگر ہونٹ گول ہوں تو مدور (rounded) اور

پھیلے ہوئے ہوں تو غیر مدور (unrounded) مصوتے کہلائیں گے۔ ماہرین کی تحقیقات کی روشنی میں مصوتی نظام کا خاکہ یوں ہوگا:

مصوتی نظام کا خاکہ

ہونٹوں کی حالت	غیر مدور		مدور
زبان کے مختلف حصے	اگلا	درمیانہ	پچھلا
زبان کی بلندی کے مطابق	بالائی (ہند)	اگلا (ایکڑے سرف)	اگلا (اوسرف)
	مچھلا بالائی (نہ بند)	اگلا (دیر)	اگلا (دیر)
	وسطی (درمیانہ)	اگلا (دیر)	اگلا (دیر)
	مچھلا وسطی (نہ بند)	اگلا (دیر)	اگلا (دیر)
	مچھلا (نہ بند)	اگلا (دیر)	اگلا (دیر)

مندرجہ بالا جدول کے مطابق ہونٹوں کی حالت کے اعتبار سے چھ غیر مدور اور چار مدور، زبان کے حصوں کے اعتبار

سے چار اگلے، دو درمیانے اور چار پچھلے مصوتے ہیں۔ مختلف درجوں میں زبان کی بلندی کے لحاظ سے دو بالائی، دو نچلے بالائی، تین وسطی، دو نچلے وسطی اور ایک نچلا مصوتہ ہے۔

مصمتی آوازوں (consonants) کی ادائگی میں پھیپھڑوں سے آنے والی ہوا حلق یا منہ میں مختلف مقامات (points) پر یا تو رک کر نکلتی ہے، یا رگڑ کے ساتھ خارج ہوتی ہے یا زبان کے پہلو سے ہو کر یا ناک کے راستے سے خارج ہوتی ہے۔ مثلاً ب، ج، د وغیرہ۔ ان حروف کی اصل آواز وہ ہے، جب یہ کسی لفظ کے آخر میں آئیں مثلاً ب کی آواز وہ ہے جو کباب کے آخر میں آتی ہے؛ ج کی آواز وہ ہے جو آج کے آخر میں ہے۔

مصمتوں کی درجہ بندی تین بنیادوں پر ہوتی ہے۔

۱۔ مخرج یا مقامِ ادائگی (point of articulation)

۲۔ طریقِ ادائگی (manner of articulation)

۳۔ صوتی تار (صوتی لب) کی لرزش (vibration of vocal cords)

ماہرینِ صوتیات نے مخرج (points of articulation) کے اعتبار سے مصمتی آوازوں کی درجہ بندی کی ہے۔ اگر دونوں ہونٹ ایک دوسرے کے ساتھ جڑ کر مصمتے ادا کریں تو وہ دولبی (bilabial) کہلائیں گے۔ اوپر کے دانت نچلے ہونٹ کے ربط سے لبِ دندانی (labiodental) مصمتے ادا کرتے ہیں۔ جب زبان کا اگلا حصہ اوپر کے دانتوں کے ساتھ مل کر آوازیں پیدا کرے تو انھیں دندانی (dental) مصمتے کہیں گے۔ زبان کا پھل (blade) اوپر کے مسوڑھوں کے پچھلے حصے سے مل کر لثوی (alveolar) آوازیں پیدا کرتا ہے۔ جب زبان کا سرا پیچھے مڑ کر اوپر کے مسوڑھوں کے پچھلے حصے کے ساتھ ملے اور جھٹکے کے ساتھ نیچے گرے تو معکوسی / کوزی (retroflex) آوازیں پیدا ہوتی ہیں۔ زبان کا اگلا حصہ سخت تالو کے ربط سے تالوی (palatal) مصمتے ادا کرتا ہے۔ زبان کے پچھلے حصے کے نرم تالو سے ملنے پر غشائی (velar) مصمتے تلفظ ہوتے ہیں۔ زبان کا پچھلا حصہ اٹھ کر جب لہات (کوا) کے ساتھ ملتا ہے تو لہاتی (uvular) آوازیں پیدا ہوتی ہیں۔ حلق (glottis) سے نکلنے والی آوازیں حلقی آوازیں کہلاتی ہیں۔ مختلف ماہرینِ لسانیات نے اُردو آوازوں کی مخرج لحاظ سے الگ الگ تقسیم کی ہے۔ ڈاکٹر مسعود حسین خاں کے نزدیک اُردو آوازوں کی تقسیم حسبِ ذیل ہے:

۱۔ غشائی یا حلقی آوازیں (ق، ک، گ، گھ، خ، غ وغیرہ۔

۲۔ حنکی آوازیں (جو تالو سے نکلتی ہیں) چ، چھ، ج، جھ، ش، ژ، ی۔

۳۔ کوزی آوازیں (جن کے نکلنے میں زبان کی نوک تالو کی طرف موڑنا پڑتی ہے) ٹ، ڈ، ٹھ، ڈھ۔ (ڈ، ڈھ بھی اسی کے ماتحت آتی ہے فرق

یہ ہے کہ ان کو نکالتے وقت زبان کی مڑی ہوئی نوک پھسل جاتی ہے۔)

۴۔ دندانہ آوازیں: زبان کی نوک ان کو نکالتے وقت دانتوں کے پیچھے لگتی ہے (ت، تھ، دھ، ن، س، ز، ر، ل)

۵۔ شفہی آوازیں (جو ہونٹوں یا نیچے کے ہونٹ اور اوپر کے دانتوں کی مدد سے نکلتی ہیں، پ، بھ، ب، بھ، م، ف، و) ۵۔

معنی تبسم (۱۹۳۰ء-۲۰۱۲ء) نے مخارج کے اعتبار سے مصوتوں کی دس اقسام بتائی ہیں:

- ۱۔ دو لبی، ۲۔ لب دندانہ، ۳۔ دندانہ، ۴۔ لثوی، ۵۔ معکوسی، ۶۔ حنکی، ۷۔ غشائی، ۸۔ لہاتی، ۹۔ حجرووی، ۱۰۔ حلقی ۶۔

خلیل صدیقی (پ: ۱۹۲۹ء) نے (دوبلی، لب دندانہ، دندانہ، لثوی، معکوسی، حنکی، غشائی، لہاتی، حلقی) نو اقسام بتائی ہیں۔

گوپی چند نارنگ نے (لبی، نوکیلی، تالوی، غشائی، حلقی) پانچ اقسام کا ذکر کیا ہے ۸۔

نصیر احمد خاں نے (دوبلی، لب دندانہ، دندانہ، لثوی، کوزی، تالوی، غشائی، لہاتی، حلقی) نو اقسام کا ذکر کیا ہے ۹۔

محبوب عالم خان (۱۹۲۵ء-۱۹۹۴ء) نے (لبی، دندانہ، لثوی، حنکی، غشائی، لہاتی، حلقی) سات اقسام کا ذکر کیا ہے ۱۰۔

مرزا خلیل بیگ (پ: ۱۹۴۵ء) رقم طراز ہیں:

بین الاقوامی صوتیاتی رسم خط IPA (International Phonetic Alphabet) میں بارہ مخارج کی صراحت کی گئی ہے۔ جو

درج ذیل ہیں۔ مخارج کے آگے ان سے پیدا ہونے والی بعض آوازیں بھی لکھ دی گئی ہیں:

۱۔ دوبلی (bi-labial): پ ب م

۲۔ لب دندانہ (labio dental): ف و

۳۔ دندانہ (dental): ت د

۴۔ لثوی (dental & alveolar): ت و ن ل ر ث ذ س ز

۵۔ معکوسی یا کوزی (retroflex): ٹ ڈ ژ

۶۔ حنک لثوی (palato alveolar): ش ژ

۷۔ لث حنکی (alveolar palatal):

۸۔ حنکی (palatal): چ ج ی

۹۔ غشائی (velar): ک گ خ غ

۱۰۔ لہاتی (uvular): ق

۱۱۔ حلقوی (pharyngeal): ح ع

۱۲۔ حلقی (glottal): ء (ہمزہ)

طریقہ ادانگی یعنی طرز تلفظ (manner of articulation) کے لحاظ سے بھی اُردو مصمتوں کی درجہ بندی کی گئی ہے۔ اگر منہ کے راستے خارج ہونے والی ہوا کسی رکاوٹ کی وجہ سے تھوڑی دیر رک جائے تو بندش (stops) آوازیں پیدا ہوتی ہیں۔ اگر ہوا سطح زبان کے ساتھ رگڑ پیدا کرتے ہوئے خارج ہو تو رگڑ دار یا صغیری (fricative) آوازیں کی تشکیل ہوتی ہے۔ ایسی آوازیں کو دروازے یا کھڑکی کے چٹختے کی آواز سے تشبیہ دی جاسکتی ہے۔ جب ہوا ناک کے راستے سے گزرے تو انہی (nasal) آوازیں پیدا ہوتی ہیں۔ اگر ہوا زبان کی بغلوں سے خارج ہو تو پہلوی (lateral) آوازیں پیدا ہوں گی۔ اگر نوک زبان نیچے کی طرف مڑ کر اوپر والے مسوڑھے یا سخت تالو سے ملتے ہوئے ایک تھپک کے ساتھ آواز خارج کرے تو تکریری مصمت (flapped) تلفظ ہوں گے۔

ماہرین کی تحقیقات کو سامنے رکھتے ہوئے مصمتی نظام کا خاکہ (معروف اصطلاحات میں) اس طرح ہوگا:

اُردو کے مصمتی نظام کا خاکہ

خارج ← Point of Articulation		Glottal	Uvular	Velar	Palatal	Retroflex	Alveolar	Dental	Labio-Dental	Labial
		حلقی	لہائی	عشائی	تالوی	مکھڑی	لٹھی	دندانی	لب دندانی	دوبلی
Plosive / stops	غیر بانئ	پ		ک	چ	ٹ		ت		پ
	بانئ	پھ		کھ	چھ	ٹھ		تھ		پھ
	غیر بانئ	ب		گ	ج	ڈ		د		ب
	بانئ	بھ		گھ	جھ	ڈھ		دھ		بھ
Nasal	غیر بانئ	م					ن			م
	بانئ	مھ					نھ			مھ
	غیر بانئ						ل			
	بانئ						لھ			
Lateral	غیر بانئ						ر			
	بانئ						رھ			
	غیر بانئ						ڑ			
	بانئ						ڑھ			
Fricative	غیر بانئ	ف		خ	ش		س			
	بانئ			ع	ث		ز			
	غیر بانئ									و
	بانئ									و

طراز ادانگی
Manner of Articulation

حوالہ جات

- * (پ: ۱۹۷۱ء) لیکچرر شعبہ اردو، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد۔
- ۱۔ ڈینیل جونز، بحوالہ شعور زبان از فہمیدہ بیگم (نئی دہلی: موتی باغ، ۱۹۹۰ء)، ۱۱۹۔
- ۲۔ سپیچ فنکشن (speech-function):
- http://ritongarasti.blogspot.com/2013/05/organ-of-speech-function-manner-and.html (۱۵ مئی ۲۰۱۹ء)
- ۳۔ گوپی چند نارنگ (مرتب)، املا نامہ (نیو دہلی: ترقی اردو بیورو، ۱۹۹۰ء)، ۱۰۰-۹۹۔
- ۴۔ شوکت سہزادری، ”اردو مصوتے اور ان کی صفات“، مشمولہ اردو املا وقواعد (مسائل ومباحث) مرتبہ فرمان فتح پوری (اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۹۰ء)، ۱۵۲-۱۵۱۔
- ۵۔ مسعود حسین خاں، ”اردو حروف تہجی کی صوتیاتی ترتیب“، مشمولہ اردو میں لسانیاتی تحقیق مرتبہ عبدالستار دلوی (بمبئی: کوکل اینڈ کمپنی، ۱۹۷۱ء)، ۴۱۔
- ۶۔ مغنی تبسم، ”اصوات اور شاعری“، مشمولہ اردو میں لسانیاتی تحقیق، مرتبہ عبدالستار دلوی، ۳۳۲۔
- ۷۔ خلیل صدیقی، آواز شناسی (گلگشت ملتان: بینکن بکس، ۱۹۹۳ء)، ۱۲۴۔
- ۸۔ گوپی چند نارنگ، اردو کی تعلیم کے لسانیاتی پہلو (دلی: آزاد کتاب گھر، ۱۹۶۴ء)، ۲۳۔
- ۹۔ نصیر احمد خاں، اردو لسانیات (نئی دہلی: اردو محل پبلی کیشنز، ۱۹۹۰ء)، ۶۹۔
- ۱۰۔ محبوب عالم خاں، اردو کا صوتی نظام (اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۹۷ء)، ۷۷۔
- ۱۱۔ مرزا خلیل احمد بیگ، لسانی تناظر (نئی دہلی: باہری پبلی کیشنز، ۱۹۹۷ء)، ۱۰۱-۱۰۰۔

مآخذ

- بیگ، مرزا خلیل احمد۔ لسانی تناظر۔ نئی دہلی: باہری پبلی کیشنز، ۱۹۹۷ء۔
- جونز، ڈینیل [Daniel Jones]۔ بحوالہ شعور زبان از فہمیدہ بیگم۔ نئی دہلی: موتی باغ، ۱۹۹۰ء۔
- خان، مسعود حسین۔ ”اردو حروف تہجی کی صوتیاتی ترتیب“۔ مشمولہ اردو میں لسانیاتی تحقیق مرتبہ عبدالستار دلوی۔ بمبئی: کوکل اینڈ کمپنی، ۱۹۷۱ء، ۴۱۔
- خان، محبوب عالم۔ اردو کا صوتی نظام۔ اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۹۷ء۔
- خان، نصیر احمد۔ اردو لسانیات۔ نئی دہلی: اردو محل پبلی کیشنز، ۱۹۹۰ء۔
- سپیچ فنکشن (speech-function):
- http://ritongarasti.blogspot.com/2013/05/organ-of-speech-function-manner-and.html (۱۵ مئی ۲۰۱۹ء)
- شوکت سہزادری۔ ”اردو مصوتے اور ان کی صفات“۔ مشمولہ اردو املا وقواعد (مسائل ومباحث) مرتبہ فرمان فتح پوری۔ اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۹۰ء، ۱۵۲-۱۵۱۔
- صدیقی، خلیل۔ آواز شناسی۔ گلگشت ملتان: بینکن بکس، ۱۹۹۳ء۔
- مغنی تبسم۔ ”اصوات اور شاعری“۔ مشمولہ اردو میں لسانیاتی تحقیق، مرتبہ ڈاکٹر عبدالستار دلوی۔ بمبئی: کوکل اینڈ کمپنی، ۱۹۷۱ء، ۳۳۲۔
- نارنگ، گوپی چند (مرتب)۔ املا نامہ۔ نیو دہلی: ترقی اردو بیورو، ۱۹۹۰ء۔
- نارنگ، گوپی چند۔ اردو کی تعلیم کے لسانیاتی پہلو۔ دلی: آزاد کتاب گھر، ۱۹۶۴ء۔